حضرت صدر وفاق کی کچھ قیمتی باتیں

مولانا عبدالقدوس محمدی

مولانا قاضی عبدالرشید ممتاز عالم دین اور باغ وبہار شخصیت کے مالک ہیں۔ اپنی نوعیت کے منفرد خطیب اور واعظ ہیں۔ طلاقت لسانی، غیر معمولی تاثیر اور شگفتہ گوئی آپ کی خطابت کے امتیازی اوصاف ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل، جمعیت اہل سنت کے مرکزی رہنما اور دارالعلوم فاروقیہ کے مہتمم ہیں۔ عرصہ دراز سے تعلیم وتدریس اور وعظ وتبلیغ کے شعبے سے وابستہ ہیں۔ دارالعلوم فاروقیہ راولپنڈی قاضی صاحب کے خونِ جگر سے سینچا ہوا ایک ایسا گلشن نبوت ہے جس نے انتہائی قلیل مدت میں کامیابی وکامرانی کی منازل بڑی تیزی سے طے کیں۔ قاضی صاحب نے 1994ء میں اس ادارے کی بنیاد رکھی۔ اس وقت دارالعلوم میں کل چھ شعبہ جات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ شعبہ ناظرہ، شعبہ حفظ، درس نظامی، دراسات دینیہ، تعلیم بالغاں اور شعبہ بنات دارالعلوم فاروقیہ میں 600 سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ 25 اساتذہ کرام اور باقی عملے کے 12 افراد خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ گزشتہ سولہ برسوں کے دوران اس ادارے کے زیر اہتمام 25 مساجد تعمیر کی گئیں جن میں سے پندرہ مساجد میں دینی مدارس بھی قائم ہیں۔ ادارے کی ایک شاخ ناران میں بھی ہے۔ اس وقت تک سینکڑوں بچوں نے اس ادارے سے حفظ قرآن کریم کی تکمیل کی سعادت حاصل کی ہے جبکہ صرف تین سال کی قلیل مدت میں بیسوں علمائے کرام سند فراغت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ دارالعلوم فاروقیہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد اور تکمیل بخاری شریف کی تقریب کئی لحاظ سے اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اس لئے جڑواں شہروں میں اس تقریب کا بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ بالخصوص بقیۃ السلف، فخر المحدثین حضرت مولانا شیخ سلیم اللہ خان دامت برکاتہم العالیہ کی آمد کے باعث اس اجتماع کی امتیازی شان ہوتی ہے۔ اس سال اس اجتماع کی ایک خاص بات جامعہ صفہ کراچی کے قاری حق نواز کے جواں سال اور باصلاحیت فرزند مفتی شعیب کی معیت میں آنے والا قرآنی کمپیوٹر بچہ بھی تھا، اس بچے نے تقریب میں سماں باندھ دیا، اس بچے کی شکل میں قرآن کریم کے اعجاز کا مشاہدہ کر کے حاضرین کے ایمان تازہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو نظر بد سے

بچائے اوراس کے اساتذہ کواجر جزیل نصیب فرمائے۔

حضرت قاضی صاحب، راولپنڈی اسلام آباداور گردونواح کے دینی طبقے پر احسان فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت شیخ کی زیارت اور ان کے ارشادات عالیہ سے مستفید ہونے کا موقع مرحمت فرماتے ہیں۔ اس سال بھی حسب سابق دارالعلوم فاروقیہ کے سالانہ اجتماع میں حضرت شیخ تشریف لائے اور جلسے سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اس موقع پر جو باتیں ارشادفرمائیں وہ بلاشبہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ حضرت کے ان ملفوظات کو ہر وقت تمام اہل مدارس بالخصوص جدید فضلاء کے پیش نظر رہنا چاہئے۔

اس وقت ختم بخاری شریف کے حوالے سے تکلفات اور رسومات کا جو ماحول بنایا جا رہا ہے اس پر بزرگانہ گرفت بھی فرمائی اور اصلاح احوال کے لئے تجاویز بھی ارشادفرمائیں۔ حضرت شیخ کا فرمانا تھا کہ ختم بخاری شریف کے موقع پر جو خرافات ولغویات اور رسومات رواج پارہی ہیں وہ قابل اصلاح ہیں۔ تصویرکشی، مووی سازی، اسراف وفضول خرچی جیسی کئی چیزیں اس بابرکت محفل میں درآئی ہیں۔ کراچی میں ختم بخاری کے لئے شادی ہال بک کروائے جاتے ہیں، ہوٹلوں میں تقریبات کا اہتمام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی رسومات کا سلسلہ چل نکلا ہے، اس لئے اس صورتحال پر قابو پانا چاہئے۔ اس کا حل یہ ہے کہ بخاری شریف کا درس حسب معمول درسگاہ کے اندر ہی ہو اور وہ استاذِ محترم جنہوں نے بخاری ثانی کی تدریس فرمائی ہو وہی آخری حدیث پڑھادیں۔ جہاں تک مدارس کے سالانہ جلسوں کے انعقاد کا سلسلہ ہے تو ہم ان کے مخالف نہیں، بلکہ تائید کرتے ہیں، کیونکہ ان کی ضرورت بھی ہے اور افادیت بھی۔ اس لئے ان جلسوں کا الگ سے انعقاد تو ہو لیکن ختم بخاری شریف کو رسم کا درجہ نہ دیا جائے۔

☆……حضرت نے جدید فضلاء کو مخاطب کرتے ہوئے ارشادفرمایا: ''اس وقت روئے زمین پر علوم نبوت سیکھنے اور سکھانے والے بالخصوص حدیث پڑھنے والے سب سے افضل لوگ ہیں، لیکن یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ یہ لوگ سب سے افضل ہیں بلکہ اپنے کردار وعمل کے ذریعے خود کو دیگر لوگوں سے افضل ثابت بھی کرنا ہوگا اور اپنی تمام تر توانائیاں مقاصدِ نبوت اور بعثت پر خرچ کرنی ہوں گی۔ اپنی خواہشات اور ناپسندیدہ ترجیحات کو ختم کرنا ہوگا اور اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کی خدمت کو اپنا مقصد زندگی بنانا ہوگا۔ ہمارے اکابر کی قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ان قربانیوں کی برکات عالم کے چپے چپے پر ظاہر ہورہی ہیں اور ان میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان میں کوئی کمی نہیں آئی، باطل نے اپنی تمام توانائیاں صرف کر ڈالی ہیں، لیکن اس کے باوجود ہمارے اکابر کی قربانیوں کے اثرات کو نہیں مٹایا جاسکا۔ اس لئے آپ ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں اور یہ ہرگز نہ سوچیں کہ میں مولوی نہ ہوتا، ملا نہ ہوتا بلکہ پائلٹ ہوتا، وزیر ہوتا، سفیر ہوتا، کسی فرم کا منیجر ہوتا۔ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آپ ملا ہیں، اللہ رب العزت نے آپ کو یہ دولت عطا فرمائی ہے، یہ دولت ہر کسی کو نہیں ملتی۔

☆......تیسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ ''دنیا کو کبھی اپنا مقصد اور مطمح نظر نہ بنانا۔ اپنی دماغی، جسمانی اور ہر قسم کی توانائیاں دین کے لئے وقف کر دیں۔ کیونکہ دنیا قلیل ہے، لہو ولعب ہے، فنا ہونے والی ہے، پھر حضرت نے دنیا کے حوالے سے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس دنیا کی اللہ تعالیٰ کے ہاں ذرا بھی اہمیت ہوتی تو اللہ پاک کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتے۔ دوسری جگہ فرمایا ''دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں'' ان آیات مبارکہ اور احادیث نبوی کی روشنی میں شیخ نے زور دے کر فرمایا ''تم لوگ ابناء الدنیا نہ بنو، بلکہ ابناء الآخرۃ بنو، ابناء الاسلام اور ابناء الدین بنو'' پھر فرمایا ''کسب حلال اور ضرورت کی چیزیں دنیا نہیں، اس لئے ہمیشہ حلال وحرام کی تمیز اور جائز وناجائز کا فرق ملحوظ رکھنا ہے اور مقاصد نبوت اور مقاصد بعثت کو ہر حال میں مقدم رکھنا ہے اور اسی کو اپنی زندگی کی پہلی ترجیح بنانا ہے۔'' پھر اس کا نسخہ تجویز فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ہاں محبوب اور مقبول بننے کا مقصد محض بخاری شریف پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ آدمی اللہ والوں کے ساتھ جڑ جائے۔ اگر اللہ والوں کے ساتھ جڑ جائے گا تو اللہ اس کے لئے کامیابی کے راستے کھول دیں گے۔'' پھر فرمایا: ''آج کے دور میں اگر کوئی امام غزالیؒ اور جنید بغدادیؒ کو ڈھونڈے گا تو ظاہر ہے کہ وہ لوگ ملنا ممکن نہیں، لیکن جیسے تم ہو اس حساب سے اللہ والے لوگ آج کے دور میں بھی موجود ہیں اور جو یہ کہتا ہے کہ آج کے دور میں اللہ والے نہیں ملتے وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ جڑ جانے میں ہی نجات ہے۔''

☆......اور آخری بات یہ ہے کہ اس وقت بہت سخت وقت گزر رہا ہے۔ آپ لوگ اس سختی سے پریشان نہ ہوں۔ آپ نے قرآن کریم پڑھا ہے، آپ نے احادیث مبارکہ پڑھی ہیں، قرآن وحدیث میں آپ نے انبیاء کرام پر آنے والے حالات اور ان کی استقامت کے بارے میں تفصیل پڑھی ہے۔ طائف کی وادی میں کیا ہوا؟ شعبِ ابی طالب کا مرحلہ کیسے گزرا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اونٹ کی اوجھڑی ڈالی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا، محلے کے اوباش لڑکوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگایا گیا۔ یہ سب کچھ ہوا لیکن انبیاء کرام علیہم السلام گھبرائے نہیں، پریشان نہیں ہوئے، انہوں نے اپنی محنت نہیں چھوڑی، اپنا راستہ تبدیل نہیں کیا۔ اپنی صلاحیتیں مخلوق کے لئے صرف کرتے رہے تو نتیجتاً غالب آ گئے۔ اس لئے سب سے زیادہ آزمائشیں انبیاء کرام پر آئی ہیں اور پھر جو ان سے جتنا قریب ہوتا ہے اس پر اتنی ہی آزمائشیں آتی ہیں'' پھر حضرت شیخ نے یہ مشہور شعر پڑھا:

تندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب ‏ ‏ یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

یہ شعر بارہا پڑھا اور سنا، مگر حضرت نے اسے جس یقین سے پڑھا اور جس اعتماد کے ساتھ اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا اس کی وجہ سے جو اطمینان میسر آیا اور جو حوصلہ ملا وہ کیفیت زندگی میں کبھی نصیب نہیں ہوئی، پھر آخر میں حضرت نے فرمایا: ''آپ لوگ حالات سے دلبرداشتہ نہ ہوں، اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کریں، مخلوق کو نفع پہنچانے کی محنت جاری رکھیں۔ یہ سب حالات وقتی ہیں، جلد گزر جائیں گے اور مستقبل ان شاء اللہ آپ کا ہے۔'' ☆